حجیتِ حدیث مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

تحریر : (مولانا) فیض احمد بھٹی، مدرس جامعۃ العلوم الاثریہ جہلم

پاکستان میں ایک پرویزی نامی فرقہ بھی موجود ہے جو کہ صرف اور صرف قرآن حکیم کو ہی صحیح مانتا ہے اور اس پر عمل پیرا ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور حدیث مصطفیٰ ﷺ کا بالکل انکار کرتا ہے یعنی منکر الحدیث ہے یہ فرقہ صرف حدیث مصطفیٰ ﷺ کا انکار ہی نہیں کرتا بلکہ احادیث پر بڑی شدت اور ڈھٹائی سے تنقید بھی کرتا ہے اس پرویزی فرقہ کے علاوہ فرقہ بریلویت اور فرقہ دیوبندی۔۔ یہ حدیث مصطفیٰ ﷺ کو تسلیم کرنے کا دعویٰ تو کرتے ہیں مگر حقیقت میں ان لوگوں کو بھی منکرین حدیث میں ہی شمار کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ لوگ قولِ امام کو حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پر ترجیح دیتے ہیں اور قولِ امام کو ہی حجت فی الدین سمجھتے ہیں یہی بات ان کے منکارین حدیث ہونے کا بین ثبوت ہے۔۔۔ الحمد للہ قول امام صاحب اور حدیثِ مصطفیٰ ﷺ میں تضاد کی سینکڑوں امثلہ ہمارے پاس حوالہ موجود ہیں مگر یہاں پر میں صرف حجیتِ حدیث ہی بیان کروں گا۔

الغرض میرا یہ مضمون ان لوگوں کیلئے نہایت ہی مناسب اور قابل اثر ثابت ہوگا جو کہ منکرین حدیث بھی ہیں اور حق بات کی ھدایت کے بھی متلاشی ہیں اور شاید کہ ان لوگوں کیلئے قابل اثر نہ ہو جو کہ منکرین حدیث تو ہیں مگر حق بات کی ھدایت کے متلاشی نہیں کیونکہ ۔

پھول کی پتی سے کٹ سکتا ہے ہیرے کا جگر
مردِ ناداں پہ کلامِ نرم و نازک بے اثر

لیکن منکرین حدیث خواہ کسی بھی فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں میری ان حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اگر قرآن مجید کو صحیح اور قابل حجت مانتے ہیں تو وہ تعصب کی عینک اتار کر قرآن حکیم کا بغور مطالعہ کریں انشاء اللہ وہ قرآن مجید میں موجود اطاعت رسول ﷺ کے حکم اور اہمیت کو پڑھ کر آپ ﷺ کی حدیث کے عامل ہو جائیں گے میں بھی حدیث رسول اللہ ﷺ کو بذریعہ قرآنی آیات قابل حجت پیش کرتا ہوں اللہ تعالیٰ ہم سب کو قرآن وحدیث پر عمل پیرا ہونے کی توفیق کاملہ عنایت فرمائے (آمین)

لفظ حدیث کا لغوی معنیٰ "بات" ہے جبکہ شرعی معنیٰ حضور اکرم ﷺ کے اقوال، افعال اور تقریرات کو حدیث مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں۔ اور آنحضرت ﷺ کے اقوال وافعال اور تقریرات پر یعنی حدیث رسول ﷺ پر عمل کرنے کو اطاعت مصطفیٰ ﷺ اور تابعداری مصطفیٰ ﷺ کہتے ہیں۔

سب سے پہلی بات یہ ہے کہ قرآن حکیم پورے کا پورا اطاعتِ مصطفیٰ ﷺ اور تابعداری رسول ﷺ کو واجب اور ضروری قرار دیتا ہے اور بعض مقامات پر تو قرآن مجید نے نافرمان رسول ﷺ کو خارج از اسلام بھی قرار دیا ہے مثلاً :

۱۔ ﴿قل اطیعوا اللہ والرسول فان تولوا فان اللہ لا یحب الکافرین﴾ (آل عمران : ۳۲)

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ سے مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں :

"اے میرے نبی ﷺ ! ان لوگوں کو کہہ دو کہ تم اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو اگر وہ اطاعت باری تعالیٰ اور اطاعت رسول ﷺ سے روگردانی کریں تو بیشک اللہ تعالیٰ ایسے کافروں کو پسند نہیں کرتا" معلوم ہوا کہ اطاعتِ الٰہی اور اطاعتِ مصطفیٰ یعنی بات مصطفیٰ ﷺ کو تسلیم نہ کرنے والا کافر اور خارج از اسلام ہو جاتا ہے اور ایسے کافرین حدیث کو اللہ تعالیٰ پسند ہی نہیں فرماتا۔

۲۔ مخلوق انسانی کی تخلیق سے بھی پہلے اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاء کی ارواح سے اطاعتِ محمد ﷺ کا وعدہ یوں لیا کہ

(واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال أأقررتم واخذتم علی ذلکم اصری) (آل عمران : ۸۱)

جبکہ اس مذکورہ بالا آیت سے اگلی آیات میں اس وعدہ اطاعت کی خلاف ورزی کی صورت میں سخت ترین وعید سنائی گئی ہے کہ

(فمن تولی بعد ذلک فاولئک ھم الفاسقون) (آل عمران : ۸۲)

۳۔ **(قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ)** (آل عمران : ۳۱)

اس آیت مقدسہ میں بھی یہی بات واضح کی گئی ہے کہ حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرنے کی صورت میں ہی اللہ تعالیٰ سے محبت ہو سکتی ہے ورنہ نہیں۔

۴۔ **(وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نھاکم عنہ فانتھوا)** (الحشر : ۷)

اس آیت مقدسہ میں سورج سے بھی زیادہ روشن اور قوی دلیل حدیثِ مصطفیٰ ﷺ کو ثابت کر رہی ہے اور الامر للوجوب کے تحت حدیث کو واجب اور ضروری بھی قرار دے رہی ہے یعنی فرمایا جا رہا ہے کہ جو چیز بھی تمہیں محمد ﷺ دیں تم مضبوطی سے اس چیز (حکم) کو پکڑ لو اور جس چیز سے تمہیں روک دیں اُس چیز سے تم بالکل ہی رک جاؤ۔

معلوم ہوا کہ اگر کوئی کام کرنا ہے تو حدیث محمد ﷺ کے مطابق اگر کسی کام سے رکنا ہے تو حدیثِ محمد ﷺ کے مطابق ہی رکنا ہے۔

۵۔ **(فلا وربک لا یؤمنون حتی یحکموک فیما شجر بینھم ...)** (النساء : ۶۵)

اس آیت میں بھی اس شخص کو ایمان سے خارج قرار دیا گیا ہے جو کہ آپ ﷺ کے فیصلے یعنی حدیث کو تسلیم نہیں کرتا۔ ہم طوالت کے خوف سے اتنے حوالہ جات پر اکتفاء کرتے ہیں۔ قارئین محترم! آپ حیران ہونگے کہ قرآن حکیم حضرت محمد ﷺ کی اطاعت کو اتنی زیادہ اہمیت کیوں کر دے رہا ہے؟ تو اس حیرت کا جواب کچھ یوں ہے کہ حضرت محمد ﷺ جو بھی بات کرتے ہیں وہ اپنی مرضی سے نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے حکم کے عین مطابق بذریعہ وحی کرتے ہیں جس کی دلیل میں قرآن حکیم کی یہ آیت مبارکہ موجود ہے

۶۔ **(وما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ)** (النجم : ۳-۴)

لہذا حدیثِ محمد ﷺ بھی قرآن مجید ہی کی طرح اللہ کا فرمان ہے اور ایک دوسری آیت میں اس طرح فرمایا گیا کہ :

(من یطع الرسول فقد اطاع اللہ) (النساء : ۸۱) معلوم ہوا کہ حضرت محمد ﷺ کی بات کو ماننا اور آپ ﷺ کی اطاعت کرنا حقیقت میں اللہ تعالیٰ ہی کی اطاعت کرنا ہے اور قرآن مجید میں کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کو بھی حدیث سے موسوم کیا ہے مثلاً :

(اللہ نزل احسن الحدیث کتابا...) (الزمر : ۲۳) **(فبای حدیث بعدہ یؤمنون)** (المرسلات : ۵۰)

ہاں قرآن پاک اور حدیث پاک میں اتنا فرق ضرور ہے کہ قرآن وحی جلی ہے جبکہ حدیث پاک وحی خفی ہے قرآن وحی متلو ہے یعنی تلاوت کی جاتی ہے اور حدیث وحی غیر متلو ہے یعنی قرآن کی طرح اس کی تلاوت نہیں کی جاتی۔

۱۔ لیکن بلحاظ ثواب اگر قرآن مجید کے تیس پاروں کے حافظ باعامل کو جنت میں داخل ہو جانے کی خوشخبری ملی ہے تو چالیس عدد احادیث مبارکہ کے حافظ باعامل کو بھی جنت میں دخول کی خوشخبری مل چکی ہے۔ اسی طرح

۲۔ اگر قرآن مجید کلام اللہ ہے تو حدیث محمد ﷺ بھی کلام اللہ ہے۔

۳۔ اگر قرآن مجید بذریعہ جبریلؑ حضرت محمد ﷺ پر نازل کیا گیا ہے تو حدیث بھی بذریعہ جبریلؑ ہی حضرت محمد ﷺ پر نازل کی گئی ہے۔

۴۔ اگر قرآن مجید کو حضرت محمد ﷺ نے اپنے صحابہ کرامؓ سے لکھوایا ہے تو حدیث کو بھی صحابہؓ سے ہی لکھوایا ہے۔

۵۔ اگر قرآن مجید کے کاتب صحابہؓ ہیں تو حدیث کے کاتب بھی صحابہ کرامؓ ہیں۔

۶۔ اگر قرآن مجید کو صحابہؓ آپؐ سے سن کر یاد کیا ہے تو حدیث کو بھی صحابہ کرامؓ نے آپ ﷺ سے ہی سن کر یاد کیا ہے۔

۷۔ اگر قرآن مجید کو دوسرے لوگوں تک صحابہؓ نے پہنچایا ہے تو حدیث کو بھی دوسرے لوگوں تک صحابہؓ نے ہی پہنچایا ہے بلکہ میں انتہائی ذمہ داری سے یہ بات لکھ رہا ہوں کہ حدیث مصطفیٰ ﷺ کے بغیر قرآن حکیم کو سمجھنا ناممکن ہے بلکہ حدیث کے بغیر قرآن کا مقصد ہی ادھورا اور نامکمل رہ جاتا ہے میں اپنی اس بات کی مضبوطی اور سچائی ثابت کرنے کیلئے آپکی خدمت میں چند ایک امثلہ بطور نمونہ پیش کرتا ہوں تاکہ حدیثِ محمد ﷺ کی اہمیت آپ کے سامنے بالکل واضح ہو جائے۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں حکم دیا ہے کہ مسلمان ہو جاؤ مگر غسل کرنا وضو کرنا پھر کلمہ طیبہ پڑھنا یعنی مسلمان بننے کا طریقہ حدیث پاک سے ہی ملتا ہے حدیث کے بغیر ناممکن ہے۔

۲۔ پاکیزگی اور طہارت کا حکم قرآن مجید میں ہے مگر پاکیزگی اور طہارت کا طریقہ حدیث ہی سے ملتا ہے حدیث کے بغیر ناممکن ہے۔

۳۔ نماز پڑھنے کا حکم قرآن مجید میں ہے مگر نماز کی اہمیت، اوقات، فضائل و مسائل اور پڑھنے کا طریقہ حدیث سے ملتا ہے حدیث کے بغیر ناممکن ہے۔

۴۔ حج بیت اللہ کا حکم قرآن مجید میں ہے مگر حج کے تمام مسائل اور ادا کرنے کا طریقہ حدیث سے ملتا ہے حدیث کے بغیر ناممکن ہے۔

۵۔ رمضان المبارک کے روزے رکھنے کا حکم قرآن میں ہے مگر اس کے احکام، فضائل و مسائل اور روزہ رکھنے کا طریقہ حدیث سے ملتا ہے۔ حدیث کے بغیر ناممکن ہے۔

۶۔ نکاح کا تذکرہ قرآن مجید میں ہے مگر طریقۂ نکاح حدیث سے ملتا ہے حدیث کے بغیر ناممکن ہے۔۔۔۔۔ اگر کوئی حدیث محمد ﷺ کے خلاف نکاح کرتا ہے تو وہ نکاح نہیں بلکہ زنا ہے اور زنا سے پیدا شدہ اولاد حرامی ہو گی اسلئے صحیح نکاح اور حلال اولاد بذریعہ حدیث محمد ﷺ ہی ہو گی۔

۷۔ موت کا فیصلہ قرآن میں ہے مگر کفن دفن کا طریقہ وغیرہ حدیث سے ملتا ہے حدیث کے بغیر ناممکن ہے۔

۸۔ قرآن مجید میں حلال اشیاء کی اجازت دی گئی ہے جبکہ حرام اشیاء سے روکا گیا ہے۔ مگر حلال اور حرام اشیاء کی مفصل نشاندہی حدیث سے ملتی ہے حدیث کے بغیر ناممکن ہے۔

مذکورہ بالا امثلہ سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ قرآن حکیم کو حدیثِ رسول اللہ ﷺ کے بغیر سمجھنا

مشکل ہی نہیں بلکہ بالکل ناممکن ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔کیونکہ قرآن مفسَّر ہے اور حدیث تفسیرِ قرآن ہے۔ قرآن مشروح ہے اور حدیث تشریحِ قرآن ہے اور قرآن اللہ تعالیٰ کے احکامات کا مجموعہ ہے اور حدیث بھی احکامات الٰہی کا ہی مجموعہ ہے۔ جس طرح قرآن قابل حجت ہے اسی طرح حدیثِ مصطفیٰ ﷺ بھی قابل حجت ہے اور جس طرح قرآن مجید پر عمل کرنا واجب اور ضروری ہے اسی طرح حدیثِ مصطفیٰ ﷺ پر عمل کرنا واجب اور ضروری ہے۔ جس طرح قرآن مجید کا منکر کافر ہے اسی طرح حدیثِ محمد ﷺ کا منکر بھی کافر ہے۔

امید ہے کہ ایسے منکرینِ حدیث جو کہ حق بات کی ھدایت کے متلاشی ہیں وہ اس مختصر سے مضمون کو بغور پڑھنے کے بعد عاملِ حدیث بن جائیں گے اور اپنے سابقہ بد عقیدہ سے تائب ہو جائیں گے۔ اور جو لوگ پہلے ہی سے حدیثِ مصطفیٰ ﷺ کے عامل اور محبت کرنے والے ہیں انکے دلوں میں مزید حدیثِ محمد ﷺ کی محبت اور اہمیت پیدا ہو جائیگی۔ کیونکہ ایک سچے اور فرمانبردار مسلمان کی یہ نشانی ہے کہ ۔

مصور کھینچ وہ نقشہ کہ جس میں یہ صفائی ہو
اِدھر فرمانِ محمد ﷺ ہو ، اُدھر گردن جھکائی ہو

علماء، طلباء، ججز اور وکلاء وغیرہ کیلئے خوشخبری

علمِ وراثت

کے موضوع پر شہرہ آفاق کتاب "السراجی" کی عظیم شرح بزبان اردو "اعانة الراجي على تصريح السراجی" منصہ شہود پر آچکی ہے، جس میں علمِ وراثت کے تمام مسائل کو نہایت آسان مدلل انداز میں حل کیا گیا ہے۔

یہ شرح ماہر علم وراثت استاذ العلماء

حضرت العلام پیر محمد یعقوب القریشی الہاشمی حفظہ اللہ تعالیٰ

شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ جہلم

کی علمی کاوشوں کا مجموعہ ہے۔ بلاشبہ یہ شرح تشنگانِ علمِ وراثت کیلئے انتہائی معاون ثابت ہو گی۔ ان شاء اللہ العزیز

ملنے کے پتے :

المکتبۃ الاثریہ جہلم۔ نعمانی کتب خانہ لاہور۔ مکتبہ قدوسیہ لاہور۔ فاروقی کتب خانہ لاہور۔ سبحانی اکیڈمی لاہور

نیز تمام بڑے مکتبات سے حاصل کی جاسکتی ہے۔